رفاہِ عامہ کے چند اُمور اور مسلمان

مجتبیٰ فاروق

ہمیشہ کی طرح آج بھی رفاہِ عام اور سماجی خدمت کے کام بہت ضروری ہیں اور کچھ پہلوؤں سے قدرے مشکل بھی۔ اسلام اور اسلامی تاریخ سے رہنمائی حاصل کی جائے تو قدم قدم پر خدمت کی ترغیب ملتی ہے۔ اسلام میں نیکی اور رفاہِ عامہ کا تصور بہت وسیع ہے۔ اس میں پس ماندہ افراد کے حقوق کی ادایگی کی بہت زیادہ تلقین کی گئی ہے۔ خدمت خلق کا دائرۂ کار اپنوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ سب تک پھیلا ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ (البقرہ ۲:۱۷۷)

اسلام نے نہ صرف فرد بلکہ ریاست کو بھی عام لوگوں کی فلاح و بہبود کا پابند بنایا ہے اور حکمرانوں کو جواب دہ بنایا ہے کہ وہ رعایا کی ضروریات کو پیش نظر رکھیں۔ اسلام انفرادی، اجتماعی اور ریاستی و حکومتی سطح پر انسانوں کی فلاح و بہبود کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اسلام میں رفاہِ عامہ کا تصور ارتقائی عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کی تاریخ کا آغاز ظہور اسلام کے ساتھ ہی نظر آتا ہے اور مسلمان ہر دور میں سماجی و معاشرتی بہبود انسانی کی خاطر مسلسل مصروف عمل رہے ہیں۔ ان کا مطمح نظر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ مسلمان، حاجت منداور محتاج افراد کی ضروریات کی تکمیل کی ذمہ داری

کتاب وسنت کے عائد کردہ احکامات کے مطابق محسوس کرتا ہے۔

رفاہی کاموں اور انسانی خدمات کے سلسلے میں ہمارے سامنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ موجود ہے۔آپؐ انسانی خدمت کے لیے ہمیشہ متحرک رہتے تھے۔ بعثت نبویؐ سے قبل کے دور میں بھی آپؐ ہی تھے جو دُکھی لوگوں کی دست گیری کرتے تھے۔حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کا تعارف ان سنہرے اور جامع الفاظ میں کرایا:

كَلَّا وَاللهِ لَا يُخْزِيَكَ اللهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِيْ الضَّيْفَ وَ تُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ (بخاری، باب کیف کان بدءالوحی الی رسول اللہ، حدیث:۳) اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی رنج نہ دے گا، آپؐ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، آپؐ ناتوانوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، آپؐ ناداروں کے لیے کماتے ہیں، آپؐ مہمان نوازی کرتے ہیں، آپؐ حوادث کے زمانے میں متاثرہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

ایثار اور خدمت کے اسی جذبے سے آپؐ نے صحابہ کرامؓ کی ایک مثالی ٹیم بنا دی تھی۔ اللہ کے رسولؐ سے تربیت پاکر وہ ہر معاملے میں دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔ وہ خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھانا کھلاتے، خود تکلیف برداشت کرتے اور دوسروں کو آرام پہنچاتے تھے۔ خدمت خلق اور جذبۂ ایثار صحابہؓ کی زندگی کا مقصد بن گیا۔ ہر کمزور اور مظلوم کو ان سے اُمید پیدا ہوگئی کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی ظالم وجابر ہمارا استحصال نہیں کر سکے گا۔

●**پس ماندہ طبقوں کی مدد**: یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد نہ صرف خوف وہراس کی زندگی گزار رہی ہے بلکہ وہ بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہے۔ان طبقات میں غربت اتنی چھائی ہوئی ہے کہ ان کے بچے بنیادی تعلیم سے بھی محروم ہیں۔ایک محتاط عالمی اندازے کے مطابق صرف ہندستان میں ۳۰ کروڑ افراد خطِ غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں کہ جن کو ایک دن میں دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں ہے۔اس کے علاوہ لاکھوں کی تعداد میں فٹ پاتھ پر رہنے والے بچوں کے پاس سر چھپانے کے لیے کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔کروڑوں کی تعداد میں لوگ جھونپڑیوں میں رہتے ہیں جن کو پینے کے لیے صاف پانی بھی میسر نہیں ہے۔یہ منظرنامہ

انتہائی تشویش ناک ہے۔ پس ماندہ علاقوں میں رفاہ اور دعوت کا کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں رسولؐ کی مثال ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے۔آپؐ نے پس ماندہ افراد پر خصوصی توجہ دی۔ ایک مغربی مصنّف نے صحیح کہا ہے کہ: ''حضرت محمدصلی اللہ علیہ وسلم اس علاقے میں مبعوث ہوئے، جو دنیا کا پس ماندہ ترین خطّہ تھا۔ یہ علاقہ دنیا بھر کے علوم وفنون کے مرکز سے دُور تھا،اور وہاں انسانی اقدار کی ترویج کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا،لیکن رسولؐ اللہ تھوڑے ہی برسوں میں اس علاقے میں ناقابلِ یقین حد تک جو حیرت انگیز انقلاب لے آئے، وہ آپؐ کے علاوہ کسی اور شخصیت سے ممکن ہی نہیں تھا۔یہ آپؐ کی رہنمائی کا اعجاز تھا کہ انسانی کردار کی عظمت سے محروم اس خطے سے عالم انسانیت کی رہنمائی کا آغاز ہوا''۔

موجودہ زمانے میں، رفاہِ عام کی مختلف سرگرمیوں اور کاموں کے حوالے سے یہ کام توجہ چاہتے ہیں:

● **اسکالرشپ وغیرہ متعارف کروانا:** بہت سی سرکاری اور غیرسرکاری اسکیمیں اور وظائف ہیں، جن سے اکثر مستحق لوگ ناواقف رہتے ہیں۔ ان اسکیموں اور اسکالرشپس کو متعارف کروانا بھی ایک اہم کارِخیر ہے۔اس کے علاوہ غریب طلبہ وطالبات اور مستحقین کو اسکالرشپ فراہم کرنے کے لیے فورم اور ٹرسٹ قائم کیے جائیں۔ ان کے لیے مفت کوچنگ سنٹرز کا بھی قیام عمل میں لایا جائے، تاکہ نادار مگر محنتی طلبہ آگے بڑھ سکیں۔

● **طبّی امداد بہم پہنچانا:** دورِ حاضر میں متنوع بیماریوں نے جنم لیا ہے اور کچھ بیماریوں کے علاج پر ۱۰ سے ۱۵ لاکھ تک کا خرچ آجاتا ہے۔سرکاری ہسپتالوں میں ایسے بے سہارا مریضوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہوتی ہے جنھیں دواؤں کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ یہ مریض کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارتے ہیں۔ان کے پاس پہنچنا اور دوائیوں کا انتظام کرنا ایک بڑی نیکی اور انسانی خدمت ہے۔طبی امداد کے سلسلے میں ایک پہلو یہ ہے کہ جگہ جگہ میڈیکل کیمپوں کا اہتمام کیا جائے، جن سے لوگ بڑی تعداد میں استفادہ کرسکیں۔مزید یہ بھی کہ کلینکل ٹیسٹ کرانے کے لیے دُور دراز اور غریب آبادیوں میں کیمپ لگا کر نمونے اکٹھے کیے جائیں اور مریضوں کی مدد کی جائے۔اسی طرح سے ناگہانی آفات زلزلہ، سیلاب وغیرہ کے موقع پر متاثرین کو امداد وطبی سہولیات پہنچانے کی سخت

ضرورت ہوتی ہے۔اس موقع پر دینی اداروں اور تنظیموں کو کلیدی کردار ادا کرنا چاہیے، رسمی نہیں۔

● **تعمیراتی کام:** عام انسانوں کی سہولت کے لیے پُل، سڑک، سرائے وغیرہ کی تعمیر کرنا ایک عظیم انسانی خدمت ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے لیے بڑے وسائل چاہییں جو عام آدمی کی دسترس میں نہیں ہوتے، لیکن یہ ضرور ہے کہ آپ کے قریب میں اگر کہیں تھوڑی بہت ٹوٹ پھوٹ ہو تو اسے مرمت کرا دیا جائے۔ اگر اُس وقت یہ نہیں کیا جائے گا تو سڑک کا بڑا حصّہ تباہ ہو جائے گا اور تعمیر قسمت سے ہوگی۔ اس طرح کا کام کرنا مفادِ عامہ کے لیے مفید ہے۔ عالمِ اسلام میں ان لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو جھونپڑیوں میں زندگی گزارتے ہیں۔ ان مفلوک الحال لوگوں کے لیے ایک ایک دو دو کمروں پر مشتمل مکانات کی تعمیر کا انتظام کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

● **صفائی اور ماحول کی بہتری کے لیے مہم چلانا:** اسلام نے طہارت، اور صفائی پر بے حد زور دیا ہے۔ صرف انفرادی طور پر صاف ستھرے رہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ پورے ماحول کو صاف رکھنے کا حکم دیا ہے اور کہا کہ راستوں کو صاف رکھو اور گندی اور تکلیف دہ چیزوں کو وہاں سے ہٹاؤ، اور اس نوعیت کی خدمات کو اللہ کے رسولؐ نے صدقہ میں شمار کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ (ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، حدیث:۱۱۰۶)۔ اسلام نے پانی کو صاف وشفاف رکھنے کا بھی حکم دیا ہے اور سڑک، سایہ دار درخت، باغ، دریا، تالاب، ندی، نالے اور دریا کے پانی میں پیشاب کرنے اور گندگی پھیلانے سے منع کیا ہے۔ صفائی ستھرائی اور ماحول کو صاف رکھنے کے لیے مہمیں چلانی چاہییں اور یہ مہمیں ہماری دعوت کا حصّہ ہونی چاہییں۔

● **مظلوموں اور کمزوروں کی مدد:** مظلوموں، بےکسوں اور کمزوروں کی تعداد روز بروز بڑھتی ہی جارہی ہے اور ان کی حالت روز بروز کمزور ہوتی جارہی ہے۔ ان کا کوئی دستگیر اور پُرسانِ حال نہیں ہے۔ اس تعلق سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے کیوں کہ مظلوموں کی حمایت کرنا، کمزوروں کی دادرسی اور مفلوک الحال لوگوں کی مدد واعانت کرنا دعوت دین کا جزو لاینفک ہے۔

● **ظلم و جبر کے خلاف متحد ہونا:** ظلم و ناانصافی ایک ایسا گھناؤنا فعل ہے جس کو دنیا کے ہر مذہب نے ناقابلِ برداشت ٹھیرایا ہے۔ لیکن اسلام نے اس حوالے سے اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے اور ہر مسلمان کو اس بات کا پابند ٹھیرایا کہ وہ ظلم و ناانصافی کو ختم کرنے کے لیے

اوّلین فرصت میں قدم اٹھائے۔اس کے لیے اگر غیر مسلموں سے تعاون بھی کرنا پڑے تو کرنا چاہیے۔ ریاست اور معاشرے کو پُرامن رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ظلم و ناانصافی نہ ہو۔ظلم و جبر کو ختم کرنے کے لیے ایک بہترین مثال 'حلف الفضول' کی ہے، جس میں مختلف قبائل نے یہ طے کیا تھا کہ ظالم کے خلاف مظلوم کی حمایت کریں گے۔اس میں جن باتوں کا عہد کیا، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱- مکہ کے حدود میں کسی پر ظلم نہیں کرنے دیں گے۔

۲- ہم سب مل کر مظلوم کی مدد کریں گے اور اسے اس کا حق دلوائیں گے۔

۳- کسی شخص کو کسی کے مال و آبرو پر دست درازی نہ کرنے دیں گے۔

۴- مکہ میں رہنے والے اور باہر سے آنے والوں کی یکساں دادرسی کی جائے گی۔

یہ معاہدہ اتنا عظیم الشان تھا کہ اس کے بارے میں اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ شَهِدْتُ فِي دَارِ عَبْدِاللهِ بْنِ جُدْعَانَ حِلْفًا مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهِ حُمُرَ النَّعَمِ وَلَوْ أُدْعَى بِهِ فِي الْإِسْلَامِ لَأَجَبْتُ (ابومحمد عبدالملک ابن ہشام، السیرہ النبویہ، ج۱،ص ۱۳۴) میں عبداللہ بن جدعان کے مکان میں ایک ایسے حلف (حلف الفضول) میں موجود تھا جو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیارا تھا اور اگر اسلام میں بھی کوئی ایسے عہد کی طرف بلائے تو میں قبول کرلوں گا۔

● **تعلیم کا انتظام کرنا:** ایسے بچوں یا افراد کو جو معاشی تنگ دامنی کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ گئے ہوں ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا دعوت کا ایک اہم حصّہ ہے۔ دورِ نبوتؐ میں تعلیم نہ صرف عام بلکہ مفت بھی تھی اور تعلیم پر کسی طبقے کی اجارہ داری قائم نہیں تھی۔ اسلام نے تعلیم حاصل کرنے کو ہر فرد کے لیے لازم قرار دیا اور نہ صرف بچوں، مردوں، عورتوں بوڑھوں بلکہ غلاموں اور لونڈیوں کو بھی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا حکم دیا۔اللہ کے رسولؐ نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلا کام جو کیا وہ مسجد کی تعمیر ہے۔اس مسجد میں درس گاہ کی بنیاد بھی رکھی گئی جس کو عربی میں 'صفہ' کہا جاتا ہے۔یہ ایک کھلی اقامتی درس گاہ تھی، جس میں ہر چھوٹا بڑا تعلیم حاصل کرسکتا تھا۔

داعی کو اس پہلو پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے کیوں کہ یہ ایسا راستہ ہے جس سے داعی اپنے مخاطب کو ابدی سچائیوں سے روشناس کراسکتا ہے۔اسی لیے داعی یا تحریکوں اور تنظیموں کو

تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دینی چاہیے اور اپنے وسائل میں ایک بڑا حصّہ اس پر صرف کرنا چاہیے۔ معیاری تعلیمی ادارے، تعلیم بالغاں، کیریئر گائیڈنس اور مفت کوچنگ سنٹرز اس ضمن میں کافی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

● **کونسلنگ سنٹروں کا قیام:** عصرِ حاضر میں مختلف قسم کے نفسیاتی بیماریوں نے جنم لیا ہے۔ڈپریشن اور دوسرے قسم کی نفسیاتی بیماریاں بڑھتی جارہی ہیں۔اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس ہورہی ہے کہ نفسیاتی صلاح کاری کے مراکز قائم کیے جائیں، جہاں سے ذہنی اور اعصابی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کا علاج مفت میں کیا جاسکے۔

● **اجتماعی زکوٰۃ کا نظم:** اگر مسلمان زکوٰۃ ،صدقات اور خیرات کو منظم انداز سے جمع کریں تو غربت اور پس ماندگی کو آسانی سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ رفاہِ عامہ کا یہ ایک منفرد تصور قرآن کریم نے دیا ہے۔قرآن کریم نے مصارفِ زکوٰۃ میں فقرا، مساکین ،مقروضوں، اسیران اور مسافروں کو شامل کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (التوبہ۹ : ۶۰) یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں اور ان کے لیے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو، نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں۔ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔

● **روزگار کی فراہمی:** ایک نوجوان کے لیے مقصدِ زندگی سے واقفیت بہم پہنچانے کے ساتھ روزگار کا انتظام کرانا بھی بہت عمدہ خدمت ہے۔ اس تعلق سے تحریکاتِ اسلامی ، دینی تنظیموں اور اداروں کو سامنے آنے کی ضرورت ہے۔ یہ ادارے اگر وسیع پیمانے پر اسکولوں، کالجوں، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹس وغیرہ کو قائم کریں تو نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو روزگار مل سکتا ہے۔ روزگار نہ ہونے کی وجہ سے نوجوانوں طبقے کے مایوس افراد چوری ، اسمگلنگ، منشیات اور دوسرے غیر قانونی کاموں

میں ملوث ہوجاتے ہیں۔ اس لیے نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے مہارتوں سے آراستہ کرنے اور گھریلو صنعتوں میں خدمات کی انجام دہی کی جانب فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ چیز صحت مند معاشرے اور دعوتِ دین کے لیے ایک کارگر ذریعہ ثابت ہوسکتی ہے۔

● **میڈیا پرسنز کی تیاری:** آج دُنیا بھر میں اسلام مخالف لہر زوروں پر ہے۔ روز مسلمانوں کو کسی نہ کسی جگہ پریشان کیا جاتا ہے۔ جہاں بھی مسلمان اقلیت میں ہیں، وہاں تو ان کو نہ صرف تعلیمی سطح پر بلکہ سیاسی سطح پر بھی منصوبہ بند طریقے سے پس ماندہ رکھا جا رہا ہے۔ مسلم نوجوانوں کو اسلام پسندی کی بنیاد پر گرفتار کر کے ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے یا ریاستی خوف کا شکار کیا جارہا ہے۔ اس طرح مسلم شناخت کی بنیاد پر مسلمانوں کے خلاف نسلی فسادات بھی بڑھ رہے ہیں اور اسلام کے بارے میں بڑے پیمانے پر غلط فہمیاں بھی پھیلائی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں میڈیا انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی ضرورت ہے جہاں سے جدید تعلیم یافتہ نوجوان اور ماہرین، رپورٹرز اور تجزیہ نگار تیار ہوں، اور جو لوگوں کو حالات اور واقعات کی حقیقی شکل سے روشناس کرائیں اور حق و صداقت کی سچائی کا علم لے کر پروپیگنڈا پھیلانے والوں کا پردہ چاک کریں۔ یہ تبھی ممکن ہو پائے گا، جب متمول افراد، ماہرین اور تحریکات، تنظیمیں اور ادارے اس جانب بھرپور توجہ دیں۔ اسی طرح ذہین اور باصلاحیت طلبہ کو ماس کام یا میڈیا کورس میں داخلہ لینے کے لیے ترغیب دی جائے اور حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ مالی معاونت کا انتظام بھی کیا جائے۔

ایسی سرگرمیوں سے مسلمانوں کی خدمت کے ساتھ، معاشرتی امن اور دعوتِ دین کے کاموں کو زیادہ مؤثر انداز سے ترقی دی جاسکتی ہے۔

ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن سے مکمل استفادہ کیجیے

- کبھی کبھی پڑھتے ہیں تو باقاعدہ پڑھیے۔
- کوئی کوئی مضمون پڑھتے ہیں تو سب مضمون پڑھیے۔
- کسی سے لے کر پڑھتے ہیں تو خریدار بن کر پڑھیے۔
- فائل محفوظ رکھیے تاکہ آپ اور دوسرے مستقبل میں بھی فائدہ اُٹھاسکیں۔
- اپنے ملنے جلنے والوں کو بھی دیجیے تاکہ وہ بھی اس کا مطالعہ کریں۔
- ترجمان کا مطالعہ علم وآگہی میں اور جذبۂ عمل میں اضافہ کرتا ہے۔

ڈاکٹر آصف کھوکھر

A Public Service Message

AMERICAN ACADEMY OF OPHTHALMOLOGY
The Eye M.D. Association
MEMBER

ایم بی بی ایس (پنجاب) ایم سی پی ایس (آئی) ایم اے (علوم اسلامیہ)

Vitreoretinal, phaco, laser,

آئی سرجن لاہور میڈی کیئر انسٹیٹیوٹ آف آفتھلمالوجی لاہور

RETINA
یا پردہ بصارت: خرابیاں، علاج

آنکھیں توجہ چاہتی ہیں!

آنکھ میں پردہ بصارت کی وہی حیثیت ہے جو کیمرہ میں فلم اور کمپیوٹر میں ریم کارڈ RAM card کی ہوتی ہے: اس کے بغیر نظر آنا ناممکن ہے۔ یہ آنکھ کی اندرونی سطح پر ایک لیمینیشن کی طرح جڑا ہوتا ہے۔ لیمینیشن کی طرح کی اس پتلی سی شفاف جھلی کو پردہ بصارت کہتے ہیں۔

پردہ بصارت کی خرابی کی نوعیت کیا ہوتی ہے؟

1۔ پردہ بصارت کی دو پرتیں ہوتی ہیں جن کے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جانے سے ان کے درمیان پانی بھر جاتا ہے۔ یہ پردہ بصارت میں سوراخ ہو جانے یا پھٹ جانے کے باعث ہوتا ہے۔ 2۔ پردہ بصارت میں موجود خون کی نالیاں خراب ہونے سے خون کے اجزاء رِس رِس کر سوجن پیدا کر دیتے ہیں جس سے بینائی کم ہو جاتی ہے۔ 3۔ پردے کا مرکزی حصہ یعنی میکولا Macula کے متاثر ہونے سے بالخصوص قریب کی نظر متاثر ہوتی ہے، چیزیں ٹیڑھی نظر آنے لگتی ہیں، علاوہ ازیں زیادہ خرابی کی صورت میں چیزوں کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔ 4۔ خون کی نالیوں کے خراب ہونے سے پردے کو خوراک نہیں ملتی خاص طور پر اس کی آکسیجن کی ضرورت پوری نہیں ہو پاتی جس سے پردے کے اوپر اور وٹیریس کے اندر جھلیاں بننی شروع ہو جاتی ہیں، جو نظر کو متاثر کرتی ہیں۔ ان جھلیوں سے وقتاً فوقتاً خون کی کوئی نالی پھٹ جاتی ہے جس سے بعض اوقات پردے کے اوپر خون کی تہہ جم جاتی ہے اور بسا اوقات وٹیریس کا پورا خانہ خون سے بھر جاتا ہے۔ یہ جھلیاں آہستہ آہستہ پردے کے بعض حصوں کو اپنی جگہ سے اکھاڑ دیتی ہیں بعض اوقات پردے کا کوئی حصہ پھٹ بھی جاتا ہے جس سے پردہ اُکھڑ جاتا ہے۔

پردہ بصارت کی خرابیوں کا علاج کرنے کیلئے مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ اہم کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے:

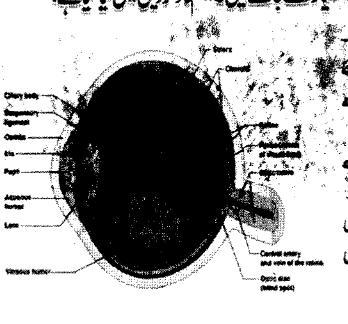

1۔ مختلف قسم کی دوائیں جو قطروں کی شکل میں بھی استعمال کی جاتی ہیں اور کھلائی بھی جاتی ہیں۔
2۔ بعض ادویہ انجیکشن کی شکل میں دی جاتی ہیں۔ یہ آنکھ کے گلی پردوں کے بیچ بھی لگائے جاتے ہیں اور بعض کیلئے آنکھ کے اندر بھی داخل کیے جاتے ہیں۔ 3۔ لیزر شعاعیں بھی پردے کے علاج کا ایک اہم اور مفید ذریعہ ہیں۔

بعض ایسے اپریشن بھی کیے جاتے ہیں جن کی مدد سے پردہ کو ویلڈ کر دیا جاتا ہے اور پھر باہر سے ایک پٹہ نما چیز Silicon band آنکھ کے گرد لپیٹ دی جاتی ہے جس سے پردہ دوبارہ نہیں اکھڑتا۔
ایک اور بہت ہی اہم طریقہ علاج ویٹریکٹومی آپریشن Vitrectomy Operation ہے جس میں آنکھ کے اندر سے صفائی کر کے مختلف جھلیاں اور خون وغیرہ نکال دیا جاتا ہے اور جہاں ضروری ہو وہاں سے لیزر لگا دی جاتی ہے۔

فیروز پور روڈ بالمقابل قذافی سٹیڈیم

ایام معائنہ: منگل، جمعرات، ہفتہ 2 بجے دوپہر سے 5 بجے شام تک

www.drasifkhokhar.com

Call: 0333-4162266 Email: drasifkhokhar@hotmail.com